AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نبوی ﷺ تعلیمات اور ماحولیات: ایک تجزیاتی مطالعہ

PROPHET MUHAMMAD'S (PBUH) TEACHINGS AND ENVIRONMENT: AN ANALYTICAL STUDY

Mazhar Hussain
PhD Scholar Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, KPK,Pakistan
Email: khakimarwat786@gamil.com
Dr.Muhammad Ahmad Zuberi
Assistant Professor,Dawah Academy, International Islamic University, Islamabad.
Samina jabeen
PhD Scholar Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, KPK,Pakistan

ABSTRACT:
Human survival and civilized development depend on a balanced environment, but in the present era, problems such as pollution, deforestation, water scarcity and climate change have posed serious threats to human life. Although scientific research identifies and offers technical solutions to these challenges, scientific measures alone are not enough to protect the environment; a comprehensive moral and spiritual framework is also indispensable. In this context, the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) are of exceptional importance because he (peace and blessings of Allaah be upon him) gave principles fourteen hundred years ago that also provide guidance for solving today's environmental crisis. These include moderation in the use of resources, avoiding wastage of water, encouraging planting and settling of trees, emphasis on animal rights and cleanliness. This analytical study makes it clear that the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) consider the environment not just a material necessity but a moral and religious responsibility, which is associated not only with worldly welfare but also with salvation in the hereafter..

Keyword: Prophetic Teachings, Environment, Moderation, Water Conservation, Tree Plantation, Animal Rights, Cleanliness, Moral and Religious Responsibility, Sustainable Development

تمہید: انسانی بقااور تہذیبی ترقی ایک متوازن ماحول پر قائم ہے، لیکن موجودہ دور میں آلودگی، جنگلات کی کٹائی، پانی کی قلت اور ماحولیاتی تبدیلی جیسے مسائل نے انسانی زندگی کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔سائنسی تحقیقات اگرچہ ان چیلنجز کی نشاندہی اور تکنیکی حل پیش کرتی ہیں، تاہم ماحولیات کے تحفظ کے لیے محض سائنسی اقدامات کافی نہیں بلکہ ایک جامع اخلاقی و روحانی فریم ورک بھی ناگزیر ہے۔اس تناظر میں نبوی ﷺ تعلیمات غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے چودہ سو سال قبل ایسے اصول عطا کیے جو آج کے ماحولیاتی بحران کے حل کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ان میں وسائل کے استعمال میں اعتدال، پانی کے ضیاع سے اجتناب، درخت لگانے اور زمین کو آباد کرنے کی ترغیب، جانوروں کے حقوق اور صفائی ستھرائی پر زور شامل ہے۔ یہ تجزیاتی مطالعہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ نبوی ﷺ تعلیمات ماحولیات کو محض مادی ضرورت نہیں بلکہ ایک اخلاقی و دینی ذمہ داری قرار دیتی ہیں، جو نہ صرف دنیاوی فلاح بلکہ اخروی نجات سے بھی وابستہ ہے۔

مبحث اول: ماحولیات کا تحقیقی پس منظر

پس منظر

انسانی زندگی اور فطرت کا تعلق ہمیشہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑا رہا ہے۔انسان کی بقا زمین، پانی، ہوا، جنگلات اور حیوانات کے اس نظام پر قائم ہے جسے ہم ماحولیات کہتے ہیں۔جب یہ نظام توازن کے ساتھ چلتا ہے تو زندگی خوشگوار اور ترقی کی راہیں ہموار رہتی ہیں، لیکن جب انسان اپنی خواہشات کے ہاتھوں اس توازن کو بگاڑتا ہے تو پوری کائنات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔موجودہ دور میں یہ بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور دنیا ماحولیاتی بحران کا شکار ہے۔سب سے بڑا مسئلہ آلودگی (Pollution) ہے۔فضائی

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

آلودگی نے نہ صرف شہروں کی فضا کو زہر آلود بنا دیا ہے بلکہ اس کے اثرات بارش، زراعت اور انسانی صحت تک جا پہنچے ہیں۔ صنعتی فضلہ، پلاسٹک کے ڈھیر اور گاڑیوں کا دھواں ماحول کو اس طرح متاثر کر رہے ہیں کہ سانس کی بیماریاں عام ہو گئی ہیں۔ اسی طرح آبی آلودگی نے دریا، جھیلوں اور زیرِ زمین پانی کو زہر آلود کر دیا ہے جس کے نتیجے میں صاف پانی کی قلت ایک عالمی چیلنج بن چکی ہے۔ ایک اور بڑا مسئلہ جنگلات کی کٹائی (Deforestation) ہے۔ درخت زمین کے پھیپھڑے ہیں، یہ نہ صرف آکسیجن فراہم کرتے ہیں بلکہ بارش کے نظام اور موسموں کے توازن کو بھی قائم رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ شہروں کی توسیع، صنعتی ترقی اور ایندھن کے حصول کے نام پر جنگلات تیزی سے ختم کیے جا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زمین بنجر ہو رہی ہے، حیوانات اپنی پناہ گاہوں سے محروم ہو رہے ہیں، اور عالمی درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح پانی کی قلت (Water Scarcity) بھی آج کا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، بے احتیاط استعمال، صنعتی آلودگی اور بارشوں میں کمی نے دنیا بھر میں پانی کی کمی کو جنم دیا ہے۔ بہت سے خطے ایسے ہیں جہاں لوگ صاف پانی کے حصول کے لیے میلوں سفر کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی رپورٹوں کے مطابق مستقبل میں پانی کی جنگیں دنیا کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن سکتی ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلیاں (Climate Change) ان سب مسائل کا مشترکہ نتیجہ ہیں۔ زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے، قطبین کی برف تیزی سے پگھل رہی ہے، سمندر کی سطح بلند ہو رہی ہے، غیر متوقع بارشیں اور طوفان انسانی بستیوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ غریب ممالک سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس نہ وسائل ہیں اور نہ ہی ایسے بحرانوں سے نمٹنے کی تیاری۔ یہ تمام مسائل انسان کی اپنی بے احتیاطیوں، لالچ اور قدرتی وسائل کے ناجائز استعمال کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ سائنسدان اور ماہرین ماحولیات مسلسل انتباہ کر رہے ہیں کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو آئندہ نسلوں کے لیے زمین رہنے کے قابل نہیں رہے گی۔ ایسے نازک وقت میں یہ سوال اہم ہو جاتا ہے کہ کیا انسانیت کے پاس کوئی ایسا اخلاقی اور ہمہ گیر نظام موجود ہے جو ماحولیات کے تحفظ کو صرف سائنسی یا مادی مسئلہ نہ سمجھے بلکہ اسے اخلاقی، روحانی اور انسانی ذمہ داری قرار دے؟ یہاں اسلام اور بالخصوص نبی کریم ﷺ کی تعلیمات روشنی کا مینار بن کر سامنے آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے صدیوں پہلے ایسے اصول دیے جو آج بھی ماحولیاتی بحران کے بہترین حل فراہم کرتے ہیں۔

1۔ قرآن وسنت میں ماحولیات کی اہمیت

اسلامی تعلیمات کے مطابق ماحولیات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانت ہے جس کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔ قرآن میں کائنات کے توازن کو بنیادی اصول قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا "وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ"[1] اور انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا گیا[2] تاکہ وہ زمین کو آباد کرے اور فساد سے محفوظ رکھے، جیسا کہ ارشاد ہے "وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا۔"[3] کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت[4] بھی انسان کو ماحولیات کے تحفظ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عملی طور پر ماحول کے تحفظ کی تعلیم دی، آپ ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ قرار دیا[5] پانی کے بے جا استعمال سے منع فرمایا حتیٰ کہ بہتے دریا پر بھی اسراف ناجائز قرار دیا[6] راستوں اور سایہ دار جگہوں کو گندہ کرنے سے منع فرمایا[7] اور جانوروں کو کھلانے پلانے میں اجر کی خوشخبری دی۔[8] ان نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن وسنت میں ماحولیات کا تحفظ محض مادی نہیں بلکہ ایک اخلاقی و دینی فریضہ ہے، جو آج کے ماحولیاتی بحران کا پائیدار حل فراہم کرتا ہے۔

2۔ نبوی ﷺ تعلیمات میں ماحولیات سے متعلق کیا اصول دیے گئے ہیں؟

---

[1] ۔الرحمٰن:7-8
[2] ۔البقرۃ:30
[3] ۔الاعراف:56
[4] ۔آل عمران:190
[5] ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم الحدیث:1553
[6] ۔ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث:425
[7] ۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث:269
[8] ۔ صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم الحدیث:2363

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں ماحولیات سے متعلق کئی ایسے اصول بیان ہوئے ہیں جو آج بھی ماحولیاتی بحران کے حل کے لیے راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے پانی کے تحفظ کا اصول دیا اور وضو میں بھی اسراف سے منع فرمایا، یہاں تک کہ بہتے دریا کے کنارے پر بھی پانی ضائع کرنے کو ناجائز قرار دیا۔[9] اسی طرح درخت اور سبزہ لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "جو شخص درخت لگائے اور اس سے انسان، پرندہ یا جانور فائدہ اٹھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے"[10] آپ ﷺ نے صفائی اور آلودگی سے بچاؤ کا اصول بھی دیا اور راستوں یا سایہ دار جگہوں کو گندہ کرنے کو لعنت کا سبب قرار دیا[11] اسی طرح جانوروں کے حقوق کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا "ہر جاندار کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔"[12] ان اصولوں سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبوی ﷺ تعلیمات میں ماحولیات کا تحفظ محض دنیاوی ضرورت نہیں بلکہ ایک اخلاقی، دینی اور صدقہ جاریہ عمل ہے۔

3۔ ان اصولوں کی موجودہ دور میں تطبیق کیسے ممکن ہے؟

موجودہ دور میں جب دنیا ماحولیاتی آلودگی، پانی کی قلت، جنگلات کی کٹائی اور ماحولیاتی تبدیلی جیسے شدید بحرانوں سے دوچار ہے تو نبوی ﷺ تعلیمات میں بیان کردہ اصولوں کی تطبیق نہایت مؤثر اور ضروری ہے۔ پانی کے استعمال میں اعتدال کی ہدایت[13] آج ہمیں واٹر مینجمنٹ، پانی کی ری سائیکلنگ اور گھریلو و صنعتی سطح پر پانی بچانے کی پالیسیوں کی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ درخت لگانے اور سبزہ کاری کو صدقہ قرار دینا۔[14] ماحولیاتی تحفظ کی عالمی مہمات جیسے "شجر کاری مہم" اور "کلین اینڈ گرین پروجیکٹس" کے لیے ایک مضبوط اخلاقی و دینی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ صفائی اور آلودگی سے بچنے کی نبوی ہدایت[15] آج شہری حکومتوں کی ویسٹ مینجمنٹ اور عوامی صفائی کے نظام میں اسلامی اقدار کو عملی شکل دے سکتی ہے۔ اسی طرح جانوروں کے حقوق کا اصول[16] موجودہ دور میں "اینمل رائٹس" اور قدرتی ماحول میں حیاتیاتی تنوع (biodiversity) کے تحفظ کی کوششوں کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس طرح نبوی ﷺ تعلیمات کی روشنی میں ہم ماحول کو نہ صرف سائنسی اعتبار سے محفوظ رکھ سکتے ہیں بلکہ اسے دینی و اخلاقی ذمہ داری کے طور پر بھی ادا کر سکتے ہیں۔

مبحث دوم: ماحولیاتی تحفظ کی دینی بنیادیں

1۔ قرآن میں فطرت اور ماحول کا ذکر

قرآن مجید میں فطرت اور ماحول کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اس کی قدرت کے مظاہر کے طور پر بار بار ذکر کیا گیا ہے تا کہ انسان ان میں غور و فکر کر کے خالق کی معرفت حاصل کرے اور ان نعمتوں کی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ"[17] یعنی آسمان و زمین اور دن رات کی گردش میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اسی طرح پانی کو زندگی کا بنیادی ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"[18]۔ نباتات اور بارش کے نظام کو بھی اللہ کی قدرت کی دلیل قرار دیا "فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ

[9] ۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث: 425
[10] ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم الحدیث: 1553
[11] ۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث: 269
[12] ۔ صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم الحدیث: 2363
[13] ۔ ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث: 425
[14] ۔ مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم الحدیث: 1553
[15] ۔ مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث: 269
[16] ۔ بخاری، کتاب المظالم، رقم الحدیث: 2363
[17] ۔ آل عمران: 190
[18] ۔ الأنبياء: 30

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"[19]قرآن میں جانوروں اور پرندوں کو بھی اللہ کی مخلوق اور امتوں کے طور پر ذکر کیا گیا"وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ"[20]اسی طرح زمین میں توازن اور اعتدال کو قائم رکھنے پر زور دیا"وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ"[21]ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن نے فطرت اور ماحول کو اللہ کی نشانی قرار دے کر انسان کو اس کے ساتھ ہم آہنگ رہنے اور اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔

2۔انسان کو "خلیفۃ اللہ فی الارض" کے طور پر ذمہ داریاں

قرآن مجید میں انسان کو زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"[22]خلافت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان زمین کو بگاڑنے کے بجائے اس کی اصلاح اور آبادی کے لیے کردار ادا کرے۔اس ذمہ داری کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"[23]یعنی زمین کو اس کی اصلاح کے بعد خراب نہ کرو۔اسی طرح فرمایا"هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا"[24]یعنی اللہ نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں آبادکاری کی ذمہ داری دی۔ان آیات کی روشنی میں انسان پر لازم ہے کہ وہ زمین کے وسائل (پانی، جنگلات، معدنیات) کو درست انداز میں استعمال کرے، ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھے اور فطرت کی تباہی سے بچے۔نبی اکرم ﷺ نے بھی اس خلافتی ذمہ داری کو واضح کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں اعتدال [25]، درخت لگانے کی ترغیب[26] اور جانوروں کے ساتھ حسن سلوک[27] کو لازمی قرار دیا۔اس طرح انسان کو"خليفة الله فى الارض" کے طور پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ زمین کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کرے، اسے آباد رکھے اور آئندہ نسلوں کے لیے بہتر حالت میں منتقل کرے۔

3۔توازن "میزان" کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں "میزان" یعنی توازن کو کائنات کے نظام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا"وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ"[28]اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ کائنات کا پورا نظام عدل، اعتدال اور توازن پر قائم ہے اور انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس توازن کو نہ بگاڑے۔اسی تصور کو دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا"إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ"[29]یعنی ہر چیز ایک مقررہ اندازے اور مقدار کے ساتھ پیدا کی گئی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت کا ہر پہلو ایک حکیمانہ توازن پر قائم ہے، خواہ وہ دن اور رات کی گردش ہو، بارش کا نظام ہو، نباتات کی افزائش ہو یا جانوروں کی بقا۔انسان کو بطور خلیفۃ اللہ فی الارض یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ وسائلِ فطرت کا استعمال اعتدال کے ساتھ کرے، اسراف و تباہی سے بچے اور کائناتی نظام میں بگاڑ پیدا نہ کرے۔دراصل قرآنی تصورِ میزان انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ حقیقی ماحولیاتی تحفظ اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنی معاشرت، معیشت اور طرزِ زندگی میں اعتدال اور توازن کو قائم رکھے۔

---

19 ۔عبس:27-32
20 ۔الأنعام:38
21 ۔الحجر:19
22 ۔البقرۃ:30
23 ۔الاعراف:56
24 ۔ہود:61
25 ۔ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، حدیث:425
26 ۔مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث:1553
27 ۔بخاری، کتاب المظالم، حدیث:2363
28 ۔الرحمٰن:7-9
29 ۔القمر:49

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مبحث سوم: نبوی ﷺ تعلیمات اور ماحولیات

فطرت اور ماحول کے احترام کی تعلیمات

اسلام نے فطرت اور ماحول کے احترام کو نہ صرف ایک اخلاقی قدر بلکہ دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ"[30]۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ فطرت انسان کے لیے محض مادی وسائل نہیں بلکہ معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی ماحول کے احترام کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: "جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت بوئے اور اس سے انسان، پرندہ یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"[31] آپ ﷺ نے جانوروں پر رحم کرنے اور ان کے حقوق کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی[32] اور راستوں و سایہ دار جگہوں کو آلودہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا[33] ان تعلیمات سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اسلام فطرت اور ماحول کو محض انسانی ضرورت کے طور پر نہیں دیکھتا بلکہ اسے اللہ کی امانت قرار دیتا ہے، جس کا احترام اور تحفظ ہر مسلمان کی دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔

1۔ درخت لگانے اور کاٹنے سے متعلق احادیث

نبی اکرم ﷺ نے درخت لگانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا "إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُم فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا[34]" اگر قیامت قائم ہو جائے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو تو اگر وہ اسے قیامت سے پہلے لگا سکتا ہے تو ضرور لگا لے۔ "اسی طرح فرمایا "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً"...[35] جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس میں سے انسان، پرندہ یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ "دوسری طرف بلاوجہ درخت کاٹنے سے منع کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا "لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ"[36] "مکہ کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں، اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور نہ اس کی سبز گھاس کاٹی جائے۔ "اسی طرح فرمایا "مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ "[37] "جو شخص بیری کا درخت کاٹے گا، اللہ تعالیٰ اس کا سر جہنم میں جھکا دے گا۔ "ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ درخت لگانا اسلام میں صدقہ جاریہ اور عبادت ہے جبکہ ناحق درخت کاٹنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

2۔ زمین کو آباد کرنے اور بنجر نہ چھوڑنے کی ترغیب

اسلام زمین کو آباد کرنے اور اسے بنجر چھوڑنے کے بجائے قابلِ استعمال بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" :مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ"[38] "جو شخص مردہ (بنجر) زمین کو آباد کرے، وہ اس کی ملکیت بن جاتی ہے۔ "ایک اور روایت میں ہے "مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا"[39] "جس نے کسی ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ "ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام زمین کو بیکار اور ویران چھوڑنے کے بجائے اس

---

30 ۔آل عمران: 190
31 ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم الحدیث: 1553
32 ۔ صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم الحدیث: 2363
33 ۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم الحدیث: 269
34 ۔مسند أحمد: 12981
35 ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم الحدیث: 1553
36 ۔ صحيح البخاري، کتاب الحج، رقم الحدیث: 1832
37 ۔سنن أبي داود، کتاب الأدب، رقم الحدیث: 5239
38 ۔سنن الترمذي، کتاب الأحکام، رقم الحدیث: 1378
39 ۔ صحيح البخاري، کتاب الخراج، رقم الحدیث: 2335

کی آبادکاری کی ترغیب دیتا ہے تاکہ معاشرتی و معاشی فائدہ حاصل ہو اور انسانی ضرورتیں پوری ہوں۔ یہ تعلیمات آج کے دور میں خاص اہمیت رکھتی ہیں جب بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے اور زراعت کو فروغ دینے کے لیے جدید سائنسی وسائل استعمال کیے جا سکتے ہیں، جو ماحولیاتی توازن اور غذائی تحفظ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مبحث سوم: پانی اور وسائل کے استعمال میں اعتدال

1۔ وضو اور غسل میں پانی کے اسراف سے منع

نبی اکرم ﷺ نے پانی کے استعمال میں حد سے بڑھنے کو سخت ناپسند فرمایا ہے، حتیٰ کہ وضو اور غسل جیسے عبادات میں بھی اسراف کی اجازت نہیں دی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو وضو کرتے دیکھا تو فرمایا" :مَا هَذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟ "سعدؓ نے عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا" نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ "(40)" یہ فضول خرچی کیا ہے اے سعد؟" سعدؓ نے کہا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا"ہاں، اگرچہ تم بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔ "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں پانی جیسی نعمت کی حفاظت ضروری ہے اور عبادات میں بھی فضول خرچی کی ممانعت ہے۔ آج کے دور میں جب دنیا کو پانی کی قلت جیسے بڑے ماحولیاتی چیلنج کا سامنا ہے، یہ تعلیمات نہایت عملی اور وقت کی ضرورت ہیں۔

2۔ پانی کی پاکیزگی اور ذخائر کی حفاظت

اسلام میں پانی کو نہ صرف حیات کی بنیاد قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کی پاکیزگی اور ذخائر کی حفاظت کی بھی خاص تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"(41)"اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ "اس آیت سے واضح ہے کہ پانی زندگی کا سرچشمہ ہے، لہٰذا اس کی آلودگی اور ضیاع پوری مخلوق کے لیے خطرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی پانی کو گندا کرنے سے منع فرمایا"لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ"(42)"تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اسی سے غسل کرے۔ "ایک اور روایت میں ہے۔"اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ"(43)"تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا باعث بنتی ہیں: پانی کے چشموں (ذخائر) میں قضائے حاجت کرنا، راستے کے بیچ میں اور سایہ دار جگہ پر (نجاست ڈالنا) " ان نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کو پاکیزہ رکھنا اور اس کے ذخائر کو آلودگی سے محفوظ رکھنا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ آج کے دور میں جب آبی آلودگی اور پانی کی قلت ایک عالمی مسئلہ بن چکے ہیں، ان تعلیمات پر عمل انسانیت کے تحفظ اور ماحول کی بقا کے لیے ناگزیر ہے۔

(ج) جانوروں کے حقوق اور ماحولیاتی توازن

جانوروں پر ظلم سے منع

اسلام نے جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان پر ظلم و زیادتی سے اجتناب کی سخت تاکید کی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کو اپنی مخلوق اور اُمت قرار دیا۔ "وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ"(44)"زمین میں چلنے والا کوئی جانور اور پرندہ ایسا نہیں جو اپنے پروں سے اُڑتا ہو مگر وہ (بھی) تمہاری ہی طرح اُمتیں ہیں۔ "نبی اکرم ﷺ نے جانوروں پر رحم کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا"مَن لا يَرحَم لا يُرحَم"(45)" جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ "ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے جانوروں پر ظلم کرنے والے شخص کے بارے میں خبر دی کہ ایک عورت کو اس وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اس نے بلی کو قید رکھا، نہ اسے کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکے۔(46) اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا"إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإحْسَانَ عَلَى كُلِّ

40 ۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث: 425

41 ۔ الانبیاء: 30

42 ۔ صحیح البخاري، کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 236

43 ۔ سنن أبي داود، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث: 26

44 ۔ الانعام: 38

45 ۔ صحیح البخاري، کتاب التوحید، رقم الحدیث: 5997

46 ۔ صحیح البخاري، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث: 3318

شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ"(47)" اللہ نے ہر چیز میں احسان کو لازم کیا ہے، پس جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ "ان تعلیمات سے واضح ہے کہ اسلام میں جانوروں پر ظلم و زیادتی حرام اور ان کے ساتھ نرمی و رحمت کرنا باعثِ اجر ہے۔ آج کے دور میں جب ماحولیاتی نظام اور حیوانات کی بقا کو سنگین خطرات لاحق ہیں، ان تعلیمات پر عمل ماحول کے توازن اور انسانیت کی فلاح کے لیے نہایت ضروری ہے۔

2۔ چرند پرند کی دیکھ بھال اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیمات

اسلام نے چرند پرند سمیت تمام جانداروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے اور ان کی دیکھ بھال کو باعثِ اجر قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ "وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ"(48) "زمین پر چلنے والا کوئی جانور اور اپنے پروں سے اُڑنے والا کوئی پرندہ نہیں مگر وہ بھی تمہاری ہی طرح امتیں ہیں۔ "نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا "فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ"(49) "اللہ تعالیٰ نے اس پر شکر کیا اور اس کے گناہ معاف فرمادیے۔ "اسی طرح آپ ﷺ نے ایک عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ بلی کو قید رکھنے اور نہ کھلانے پلانے کے سبب جہنم میں گئی۔(50) ان نصوص سے یہ واضح ہوتا ہے کہ چرند پرند کے ساتھ شفقت اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا باعثِ مغفرت ہے جبکہ ان پر ظلم اور لاپرواہی اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے پرندوں کے گھونسلے اجاڑنے یا ان کے بچوں کو ستانے سے بھی منع فرمایا، جیسا کہ ایک صحابی نے پرندے کے بچے پکڑ لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا "مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا"(51) "کس نے اس پرندے کو اس کے بچوں سے جدا کیا؟ ان کے بچے واپس لوٹادو۔ "ان تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں چرند پرند کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کی پاسداری نہ صرف اخلاقی ذمہ داری ہے بلکہ اخروی نجات اور اجر و ثواب کا ذریعہ بھی ہے۔

مبحث چہارم: صفائی اور آلودگی سے بچاؤ

1۔ طہارت و نظافت کے اسلامی اصول

اسلام نے طہارت و نظافت کو ایمان کا لازمی جزو قرار دیا ہے اور اس کے بغیر عبادت بھی مکمل نہیں ہوتی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ "(52) "بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ "ایک اور مقام پر فرمایا "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ "(53) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ "رسول اللہ ﷺ نے صفائی کو ایمان کے نصف کے برابر قرار دیتے ہوئے فرمایا "الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ "(54) "پاکیزگی ایمان کا نصف ہے۔ "اسی طرح آپ ﷺ نے راستوں اور رہائشی مقامات کو گندگی سے محفوظ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا "اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ، قَالُوا، وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ"(55)" دو لعنت کے کاموں سے بچو۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا۔ "راستے میں یا سایہ دار جگہ پر قضائے حاجت کرنا۔ "ان نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام نہ صرف ظاہری پاکیزگی (جسم، لباس اور جگہ کی صفائی) بلکہ باطنی طہارت (روحانی پاکیزگی) پر بھی زور دیتا ہے۔ موجودہ دور میں جب گندگی اور ماحولیاتی آلودگی انسانی صحت کے لیے بڑے مسائل پیدا کر رہی ہیں، اسلامی اصولِ طہارت و نظافت انسانیت کے لیے راہنمائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

47 ۔ صحیح مسلم، کتاب الصید، رقم الحدیث: 1955
48 ۔ الأنعام: 38
49 ۔ صحیح البخاري، کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 2363
50 ۔ صحیح البخاري، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث: 3318
51 ۔ سنن أبي داود، کتاب الجهاد، رقم الحدیث: 2675
52 ۔ البقرۃ: 222
53 ۔ المدثر: 4
54 ۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارۃ، رقم الحدیث: 223
55 ۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارۃ، رقم الحدیث: 269

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

2۔راستوں، گلیوں اور پانی کے ذخائر کو گندہ کرنے سے منع

اسلام نے معاشرتی زندگی میں صفائی اور ماحول کو پاکیزہ رکھنے پر بہت زور دیا ہے، اور خاص طور پر راستوں، گلیوں اور پانی کے ذخائر کو گندہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ"، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ دو لعنت کے کام کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ"([56])" دو لعنت کے کاموں سے بچو (1) لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرنا اور (2) سایہ دار جگہ کو گندا کرنا۔ "ان تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام انسانی فلاح اور ماحولیاتی تحفظ دونوں کو مد نظر رکھتا ہے۔ راستے اور گلیاں صاف رکھنا نہ صرف انسانی صحت کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ معاشرتی حسن اور لوگوں کے سکون کا بھی ضامن ہے، جبکہ پانی کے ذخائر کو پاک رکھنا تمام مخلوقات کے لیے زندگی کی ضمانت ہے۔ آج کے دور میں جب ماحولیاتی آلودگی اور صحت کے مسائل شدت اختیار کر چکے ہیں، یہ نبوی تعلیمات عالمی سطح پر ماحول دوست رویے کی بہترین بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

مبحث پنجم: سیرتِ طیبہ ﷺ میں عملی نمونے

1۔ہجرت اور مدینہ کی ریاست میں ماحول دوست اقدامات

نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ کی ریاست میں ایسے ماحول دوست اقدامات کیے جو انسانی معاشرت اور فطرت کے درمیان توازن قائم کرنے والے تھے۔ سیرت ابن ہشام میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے درخت کاٹنے اور پانی ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زمین کو آباد کرنے کی تلقین کی۔([57]) اسی طرح ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کھجور کے باغات اور پانی کے ذرائع کی حفاظت کرتے اور زمین کو برباد کرنے سے روکتے تھے۔([58]) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مدینہ کی ریاست میں آپ ﷺ کی پالیسی صرف سیاسی و معاشی بنیادوں پر نہیں بلکہ ماحولیات کے تحفظ اور وسائل کے درست استعمال پر بھی قائم تھی۔

1۔باغات اور کھجوروں کی کاشت کی سرپرستی

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں داخل ہونے کے بعد زرعی نظام اور ماحولیاتی توازن پر خصوصی توجہ دی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو درخت لگانے اور بالخصوص کھجوروں کی کاشت کی ترغیب دی کیونکہ کھجور اہلِ مدینہ کی بنیادی خوراک اور معیشت کا بڑا سہارا تھی۔ سیرت ابن ہشام اور زاد المعاد میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے کھجور کے باغات کی دیکھ بھال اور ان کے پھیلاؤ کو پسند فرمایا اور انہیں برباد کرنے یا ضائع کرنے سے منع کیا۔([59]) آپ ﷺ کی اس ترغیب کے نتیجے میں مدینہ کے گردونواح میں کھجور کے باغات میں اضافہ ہوا، جنہوں نے نہ صرف اہلِ مدینہ کی معیشت کو سہارا دیا بلکہ ماحول میں سرسبزی اور زمینی توازن بھی برقرار رکھا۔ کھجور کی یہ سرپرستی آج تک مدینہ کی معیشت اور ماحولیات میں اپنی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہے، جو نبی اکرم ﷺ کے ماحول دوست وژن کی عملی مثال ہے۔

2۔پانی کے کنوؤں کی حفاظت اور اجتماعی استعمال

پانی چونکہ زندگی کی بقا کے لیے بنیادی ضرورت ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی ریاست میں پانی کے وسائل کی حفاظت کو خاص اہمیت دی۔ آپ ﷺ نے نہ صرف پانی کے ضیاع سے منع فرمایا بلکہ اس کے اجتماعی اور منصفانہ استعمال پر بھی زور دیا۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے "بئرِ رومہ" (رومہ کا کنواں) اپنی ذاتی دولت سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، تاکہ سب لوگ یکساں طور پر اس نعمت سے فائدہ اٹھا سکیں۔([60]) یہ اقدام اس بات کی علامت ہے کہ آپ ﷺ نے پانی کو محض انفرادی ملکیت نہیں رہنے دیا بلکہ اسے اجتماعی فلاح اور پائیدار استعمال کے اصول پر استوار کیا۔ پانی کے کنوؤں کی حفاظت اور ان کا منصفانہ استعمال اس زمانے کے ماحول دوست اور معاشرتی بہبود کے بہترین اقدامات میں شمار ہوتا ہے، جو آج بھی ماحولیات اور وسائل کے انتظام کے لیے ایک مثالی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

مبحث ششم: عصرِ حاضر کے ماحولیاتی مسائل اور نبوی ﷺ تعلیمات کی تطبیق

[56] ۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث: 269

[57] ۔ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص501

[58] ۔ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد، ج4، ص36

[59] ۔ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص501؛ ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص36

[60] ۔بخاری، کتاب الوصایا، حدیث: 2762

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

1۔ماحولیاتی تبدیلی اور نبوی تعلیمات کی راہنمائی

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں زمین، درختوں اور پانی جیسے قدرتی وسائل کی حفاظت پر خاص زور دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے درختوں کو کاٹنے اور پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زمین کی آبادکاری کی تلقین فرمائی۔ یہ تعلیمات آج کے دور میں ماحولیاتی تبدیلی، آلودگی اور جنگلات کی کٹائی جیسے مسائل کے حل میں بہترین راہنمائی فراہم کرتی ہیں، کیونکہ ان میں وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال اور توازن قائم رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔(61)

2۔ پائیدار ترقی کے اصول اور اسلامی تعلیمات

نبی اکرم ﷺ نے وسائل کے استعمال میں ہمیشہ میانہ روی اور احتیاط کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے زمین کو برباد کرنے سے روکا، پانی کے ضیاع سے منع فرمایا اور باغات خصوصاً کھجوروں کی حفاظت اور سرپرستی کو پسند فرمایا۔ یہ طرزِ عمل پائیدار ترقی کے اصولوں کی عکاسی کرتا ہے، کیونکہ اسلامی تعلیمات میں زمین کے تحفظ، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگ زندگی گزارنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ (62)

3۔موجودہ معاشرتی ذمہ داریاں، انفرادی اور اجتماعی سطح پر

رسول اللہ ﷺ نے ماحول کے تحفظ کو انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری قرار دیا۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ پانی، زمین اور دیگر وسائل اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں، جنہیں برباد کرنا یا ناجائز استعمال کرنا درست نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رومہ کے کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دینا اسی نبوی ہدایت کا عملی نمونہ تھا، جس سے اجتماعی سطح پر پانی کے منصفانہ استعمال کو یقینی بنایا گیا۔ یہ تعلیمات آج بھی ہمیں اس بات کا شعور دلاتی ہیں کہ ہر فرد کو ماحول کے بارے میں ذمہ داری اور احترام کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔

مبحث ہفتم: اسلامی اور مغربی ماحولیاتی اخلاقیات کا تقابلی جائزہ

1۔اسلامی اور مغربی ماحولیاتی اخلاقیات

اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کا بنیادی اصول یہ ہے کہ قدرتی وسائل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانت ہیں اور انسان ان کا محافظ ہے، مالک نہیں۔ اس لیے اسلام میں وسائل کے استعمال میں اعتدال، ان کے تحفظ اور تمام جانداروں کے حقوق کا لحاظ ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا گیا، پانی کے ضیاع کو ناپسند کیا گیا اور زمین کو آباد کرنے کی ترغیب دی گئی۔ مغربی ماحولیاتی اخلاقیات میں بھی قدرتی ماحول کے تحفظ اور توازن پر زور دیا جاتا ہے، تاہم ان میں زیادہ تر زور صرف دنیاوی فلاح پر ہے، جبکہ اسلامی اخلاقیات میں ماحولیاتی تحفظ کو آخرت کی فلاح کے ساتھ بھی جوڑ دیا گیا ہے۔ اس طرح اسلامی نقطۂ نظر زیادہ جامع اور ہمہ گیر ہے۔(63)

2۔جدید ماحولیاتی پالیسیوں میں نبوی تعلیمات کی افادیت

جدید دنیا میں ماحولیاتی پالیسیوں کے نفاذ کے باوجود وسائل کی کمیابی، آلودگی اور ماحولیاتی بحران بڑھ رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ وسائل کے غیر ذمہ دارانہ استعمال اور ان کی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ اس کے برعکس نبوی تعلیمات میں وسائل کی حفاظت، ان کا اعتدال کے ساتھ استعمال اور اجتماعی تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رومہ کے کنویں کو مسلمانوں کے لیے وقف کرنا اجتماعی فلاح اور پانی کے وسائل کی مساوی تقسیم کی عملی مثال ہے۔ اگر جدید ماحولیاتی پالیسیوں میں نبوی اصولوں کو شامل کیا جائے تو پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے اہداف کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔(64)

3۔ عملی چیلنجز اور ان کا حل اسلامی تناظر میں

آج دنیا کو جن بڑے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے ان میں آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور ماحولیاتی تبدیلی شامل ہیں۔ اسلامی تناظر میں ان مسائل کا حل نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں ملتا ہے، جہاں وسائل کے توازن اور ان کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، آپ ﷺ نے پانی کے بے جا استعمال سے منع فرمایا اور زمین کی درست

61 ۔ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج1، ص501، ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص36

62 ۔ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص36؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج1، ص501

63 ۔ابن قیم الجوزیہ۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ج4، ص36، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1998ء

64 ۔ امام بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الوصایا، حدیث: 2762، دار الفکر، بیروت، 1997ء

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

آبادکاری کو پسند فرمایا۔اسلامی معاشرت میں اگر ماحولیاتی اخلاقیات کو فرد کی ذاتی عادات اور اجتماعی رویوں کا حصہ بنالیا جائے تو یہ چیلنجز بڑی حد تک کم ہو سکتے ہیں۔اس طرح اسلام محض مذہبی رہنمائی ہی نہیں بلکہ عملی مسائل کے حل کے لیے بھی ایک جامع نظام فراہم کرتا ہے۔([65])

خلاصۃ البحث

اسلامی ماحولیاتی تعلیمات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ زمین اور اس کے وسائل اللہ کی امانت ہیں اور انسان ان کا خلیفہ اور محافظ ہے۔قرآن نے کائنات کو توازن (میزان) پر قائم بتایا اور انسان کو حکم دیا کہ وہ زمین کو آباد کرے اور فساد سے محفوظ رکھے۔نبی اکرم ﷺ نے اس تصور کو عملی شکل دیتے ہوئے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا، پانی کے اسراف سے حتیٰ کہ وضو میں بھی منع فرمایا، راستوں اور سایہ دار جگہوں کو آلودہ کرنے سے روکا اور جانوروں کے حقوق کو ایمان و اجر کا حصہ بنایا۔ سیرتِ طیبہ میں مدینہ کی ریاست کے اقدامات، جیسے کھجورستانوں کی سرپرستی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بئرِ رومہ کو مسلمانوں کے لیے وقف کرنا، اجتماعی فلاح اور وسائل کے پائیدار استعمال کی بہترین مثالیں ہیں۔ان اصولوں کی روشنی میں اسلام نہ صرف اخروی جواب دہی کا شعور پیدا کرتا ہے بلکہ موجودہ دور کے بڑے ماحولیاتی مسائل۔آلودگی، جنگلات کی کٹائی، پانی کی قلت اور ماحولیاتی تبدیلی۔کے حل کے لیے ایک جامع اور ہمہ گیر نظام فراہم کرتا ہے، جو پائیدار ترقی اور انسانی بقا کی ضمانت ہے۔

[65] ۔ابن ہشام، عبدالملک۔السیرۃ النبویہ، ج 1، ص 501، دارالکتب العلمیہ، بیروت س ن